بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

یوم یک شنبہ

جلد ۳۰ | ۲۴- ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ش | ۸- جمادی الاوّل ۱۳۶۱ھ | ۲۴ مئی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۱۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲- ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق گذشتہ شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے- کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے بہتر ہے- الحمد للہ ✧

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے- ثم الحمد للہ-

آج جمعہ کی نماز کے بعد جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم- اے ناظر اعلےٰ نے ۲۴ مئی کو جو یوم التبلیغ غیر مسلم اصحاب کے متعلق منایا جائے گا- اس کے متعلق ہدایات دیں:-

آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب لاہور کی بھانجی سکینہ اختر صاحبہ بنت صوبیدار مظفر خان صاحب کا نکاح راجہ عبد الحمید صاحب انفیسر کینڈنٹ ڈیرہ دون سے پانچصد روپیہ مہر پر پڑھا- اللہ تعالےٰ مبارک کرے ✧

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۸- جمادی الاوّل ۱۳۶۱ھ

مسلمان اور اولاد کی دینی تربیت

ہم نے "الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں اس واقعہ کا ذکر کیا تھا- جو سرحدی گاندھی کے بھائی ڈاکٹر خان صاحب سابق وزیر اعظم صوبہ سرحد کی لڑکی کی شادی سے متعلق تھا- اور لکھا تھا- کہ مسلمانوں کے لئے سب سے زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ ڈاکٹر خان صاحب نے اپنی لڑکی کے اس انتخاب کے متعلق نہ صرف ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا- بلکہ اس کے مقابلہ میں یہ اعلان کیا ہے- کہ اس انتخاب پر ان کی لڑکی ان کی دعائے خیر و برکت کی مستحق ہے ایک مسلمان باپ کی لڑکی کا کسی خلاف اسلام فعل کا مرتکب ہونا- اور خاص کر ایسی صورت میں جبکہ وہ اپنے آپ کو مسلمان نہ کہے- اور بات ہے- لیکن اس قسم کے فعل پر باپ کا دعائے خیر و برکت دینا قطعاً مناسب نہیں- اب معلوم ہؤا ہے- کہ ۲۰ مئی کو جب پشاور میں ڈاکٹر صاحب موصوف کی لڑکی مس مریم کی شادی ایک عیسائی فلائیٹ لفٹیننٹ کنور جسونت سنگھ سے ہوئی- تو وہ اس تقریب میں شامل نہ ہوئے- بلکہ اپنی ڈسپنسری میں مریضوں کے علاج معالجہ میں مصروف رہے ✧

اگر یہ طریق عمل کسی اور مجبوری کی وجہ سے اختیار نہیں کیا گیا- بلکہ اسلامی غیرت و حمیت کی بناء پر لڑکی کے اس فعل کے متعلق اظہار ناپسندیدگی کے لئے کیا گیا ہے- تو قابل تعریف ہے- خاص کر اس وجہ سے کہ پہلے وہ اس معاملہ کے متعلق اپنی پسندیدگی کا اظہار کر چکے تھے ✧

تھوڑا ہی عرصہ ہؤا- امام صاحب جامع مسجد دہلی نے بھی اُس وقت جبکہ ان کی شادی شدہ پوتی کی تصویر ایک انگریزی اخبار میں شائع ہوئی تھی- اس کے اس فعل کے خلاف اظہار ناپسندیدگی- اور لڑکی اور اس کے خاوند سے قطع تعلق کے متعلق اخبارات میں اعلان شائع کرایا تھا- نیز لڑکی کے والد نے بھی اس سے اتفاق ظاہر کیا تھا- کیونکہ سوائے اس کے ان کے لئے کوئی اور چارہ نہ تھا- ایک بالغ لڑکی جب کوئی فعل اپنے خاوند کے منشا اور مرضی کے مطابق کرتی ہے- تو اس کے دوسرے رشتہ دار اگر چاہیں بھی- تو اسے روک نہیں سکتے- ایسی صورت میں وہ یہی کر سکتے ہیں کہ نہ صرف اس میں خود حصہ نہ لیں بلکہ اس سے نفرت کا اظہار کریں- اور علیحدگی اختیار کر لیں- اس طرح کم از کم دوسروں کی حوصلہ افزائی نہ ہوگی- اور انہیں اتنا تو احساس ہوگا- کہ والدین کی بے ریا محبت اور شفقت سے محروم ہو جائیں گے ✧

اس میں شک نہیں- کہ کسی کو ہدایت دینا اور ہدایت پر قائم رکھنا محض خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہے- کوئی انسان خواہ کتنی ہی کوشش کرے- اگر خدا تعالےٰ کسی کو ہدایت سے محروم رکھنا چاہیے- تو وہ قطعاً ہدایت نہیں پا سکتا- لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ کسی کی ہدایت کے لئے کوشش ہی نہیں کرنی چاہیئے- کوشش کرنا ہر مسلمان کے لئے خدا تعالےٰ نے فرض قرار دیا ہے- اور خاص کر اولاد کی تربیت کرنا اور اسے مغز اسلام سے واقف کرنا والدین کا بہت بڑا فرض ہے- لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمان اس بارے میں سخت کوتاہی کے مرتکب ہو رہے ہیں- خاص کر وہ مسلمان جو اپنے آپ کو اعلےٰ طبقہ کا سمجھتے ہیں- وہ اپنی اولاد کا ایسے ماحول میں رہنا تو پسند کرتے ہیں- بلکہ اس کا خود انتظام کرتے ہیں- جو اسلام سے متنفر کرنے والی باتوں سے پُر ہوتا ہے- لیکن اسلام سے وابستگی پیدا کرنے کے لئے کوئی صورت اختیار کرنا اولاد کی آزادی میں مخل ہونا خیال کرتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے- کہ ایسے نوجوان ننگ اسلام بن کر رہ جاتے ہیں- اور اس وقت والدین کو کفِ افسوس ملنے پڑتے ہیں مگر بالکل بے فائدہ- مسلمانوں کو اس قسم کے واقعات سے جن میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے سبق حاصل کرنا چاہیئے- اور اپنی اولاد کی دینی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھنا چاہیئے:-

جماعت احمدیہ کو خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر کرنا چاہیئے- کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل اسے اسلام کی حقیقت اور صداقت پر ایسا پختہ یقین اور ایمان حاصل ہے- کہ جسے کوئی چیز متزلزل نہیں کر سکتی- اور پھر اولاد کی تربیت کے لئے مرکز احمدیت میں جو انتظام ہے- اس کی مثال رُوئے زمین پر کہیں نہیں مل سکتی- بچوں کی ایسی فضا میں پرورش کی جاتی ہے- کہ اسلام کی صداقت- اور دُنیا کے تمام مذاہب پر برتری دلائل کے ساتھ ان کے قلوب پر کندہ ہوتی جاتی ہے- اور جب وہ عملی دُنیا میں قدم رکھتے ہیں- تو اپنے دیگر فرائض عمدگی کے ساتھ ادا کرنے کے علاوہ اسلام کے سرگرم خادم بھی ثابت ہوتے ہیں- اسی طرح لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کا بھی خاص انتظام ہے خدا تعالےٰ کے اس فضل کا زبان سے شکر ادا کرنا بھی ضروری ہے- لیکن اصل شکریہ ہے- کہ اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے یہاں بھیجا جائے- اور نہ صرف اپنے بچوں کو بھیجا جائے- بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی تحریک کی جائے- کہ وہ اپنے بچے یہاں بھیجیں- اور اس طرح وہ فرض ادا کریں- جو خدا تعالےٰ نے اولاد کی اعلےٰ تربیت کرنے کے متعلق ان کا قرار دیا ہے- تاکہ مسلمان کہلانے والوں کی اولاد اسلام کو بدنام کرنے والی اور اپنے دین و دنیا کو برباد کرنے والی نہ ہو- اولاد قوموں کا بہت قیمتی سرمایہ ہوتا ہے- اس کی حفاظت اور ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا اور ہر طرح کی احتیاط سے کام لینا نہایت ضروری ہے- کاش مسلمان اس کی اہمیت محسوس کریں ✧

مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہانہ جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ ۱۲ ہجرت ۱۳۲۱ہش بعد نماز مغرب زیر صدارت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب محلہ دارالانوار میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن عہد نامہ اور نظم کے بعد جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلےٰ نے تبلیغ کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ اسلامی تعلیم کا بہت بڑا حصہ تبلیغ اسلام پر منحصر ہے جس قوم نے اپنے خیالات کی تبلیغ چھوڑ دی۔ وہ کبھی ترقی پذیر نہیں ہوئی تبلیغ سے ہی دوسری قوموں پر غلبہ ہو سکتا ہے۔ نیز فرمایا قرآن کریم اتنی عظیم الشان کتاب ہے کہ اس کے ذریعہ سے دنیا میں انقلاب عظیم بپا کیا جا سکتا ہے۔ ابتداء اسلام میں جو ممالک فتح ہوئے وہ بھی تلوار سے نہیں بلکہ قرآن کریم ہی سے ہوئے۔ اسی طرح ہماری تمام تر ترقیات بھی اسی امر پر موقوف ہیں۔ کہ ہم دل میں ایمان اور ہاتھ میں قرآن لے کر نکل کھڑے ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہمارے لئے خود کامیابی کے سامان پیدا کر دیگا۔ آپ کے بعد چوہدری ظہور احمد صاحب نے تاریخ اسلام سے چند واقعات پیش کرتے ہوئے مثالیں دیکر بتایا کہ کس طرح صحابہ کرام نے ابتدائے اسلام میں قربانیاں کیں۔ اور کس طرح خدا تعالےٰ نے ان کو ان کی قربانیوں کی وجہ سے نوازا۔ اس کے بعد مولوی ظہور حسین صاحب نے اسلامی اخوت پر تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ اخوت اسلامی کا جو نمونہ اسلام نے پیش کیا ہے۔ دنیا میں اسکی مثال نہیں ملتی۔ انصار نے مہاجرین کو جس رنگ میں خوش آمدید کہا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ پس ہم کو بھی ہمدردی اور ایثار کا دہی نمونہ اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے۔ مولوی ظہور حسین صاحب فاضل کی تقریر کے بعد ملک سیف الرحمٰن صاحب مہتمم خدمت خلق نے اراکین مجلس کو فسٹ ایڈ سیکھنے کیطرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ مرہم پٹی کے ابتدائی مراحل سیکھ کر لوگوں کو فائدہ پہونچانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کے لئے ہر خادم دس دن تک ایک گھنٹہ روزانہ دینے کے لئے تیار ہو۔ مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل نے جانی قربانی کی طرف خدام کو توجہ دلائی آپ نے کہا کس طرح صحابہ نے اپنے خون کو پانی کی طرح بہایا۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح یہ نہیں کہا کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔ ہمیں بھی اگر ترقی کرنی ہے تو منھم من قضٰی نحبہ کے نقش قدم پر چلکر منھم من ینتظر کے زمرہ میں اپنے آپ کو شامل کرنا چاہیئے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے خدا کی راہ میں اپنے آپکو قربان ...۴۴ کرنے کے لئے تیار کیا۔ تو خدا نے بھی انہیں ضائع نہیں کیا۔ پس ہمیں اخلاص کے ساتھ قربانی کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ خدا کی دلوں پر نظر ہوتی ہے۔

اس کے بعد جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ یہ زمین جہاں جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ عنقریب نوجوانان احمدیت کی مساعی کا مرکز بننے والی ہے یعنی اس زمین پر مجلس کا مرکزی دفتر تعمیر ہوگا۔ اس کے بعد نوجوانان قادیان سے اپیل کی۔ کہ وہ جلد سے جلد دفتر مرکزیہ کی تعمیر کے لئے عملاً کوشاں ہوں۔ آخر پر صدر محترم نے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خُدا تعالےٰ کے زور آور حملے

" خدائے عزوجل کا یہ کلام ہے۔ جو ایک عام عذاب کے نازل ہونے کے بارہ میں ہے۔ اور وُہ یہ ہے میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ (دیکھو صفحہ ۵۵۷ براہین احمدیہ)

اس وحی مقدس میں خدائے ذوالجلال نے میرا نام نذیر رکھا۔ جو اصطلاح قرآنی میں اس کو کہتے ہیں جس کے ساتھ عذاب بھی آئے۔ اور فرمایا کہ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ یعنی ایک خاص قہری تجلی ظاہر کرونگا۔ خدا کی کتابوں میں چمکار دکھلانے سے مراد ہمیشہ عذاب ہُوا کرتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ اس فقرے کے معنی کی نسبت واضح ہو۔ کہ یوں تو خدا تعالےٰ کی قدرتیں ہمیشہ ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ کونسا وقت ہے۔ کہ کوئی قدرت ظاہر نہیں ہوتی۔ مگر اس جگہ قدرت نمائی سے وہ قدرتیں مراد ہیں جو خارق عادت ہیں۔ یعنی عام طور پر وقوع ان کا نہیں۔ خاص خاص وقتوں میں نشان کے طور پر ان کا ظہور ہوتا ہے۔ اس سے بھی یہی اشارہ نکلتا ہے۔ کہ وہ ایک قہری قدرت ہوگی۔" (نزول المسیح صفحہ ۱۲۱)

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل

رقم فرمودہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

آج (۲۲ مئی) مَیں نے خطبہ جمعہ میں اس امر کی تحریک کی ہے۔ کہ قادیان کے غرباء کے لئے بھی غلہ کا انتظام کیا جائے۔ تاکہ جن دنوں میں غلہ کم ہو۔ انہیں تکلیف نہ ہو۔ پانچسو من غلہ کے لئے مَیں نے جماعت سے مطالبہ کیا ہے۔ قادیان سے باہر میری کچھ زمین ہے۔ وُہ بٹائی پر دی ہوئی ہے۔ کچھ گرو ہے۔ جو پھر واپس مقاطعہ پر لی ہوئی ہے۔ چونکہ اس دفعہ فصل ماری گئی ہے۔ اس کا مقاطعہ اور گورنمنٹ کا معاملہ اور اوپر کے اخراجات ادا کر کے کوئی پچاس من غلہ بچتا ہے۔ وُہ سب مَیں نے اس تحریک میں دے دیا ہے۔ اس کے علاوہ اس وقت تک مندرجہ ذیل وعدے آئے ہیں:۔

مولوی سیف الرحمٰن صاحب	۱۶ سیر غلہ
مولوی عبدالکریم صاحب خلف مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم	ایک من
میاں مجید احمد ڈرائیور	ایک من

خدا کی قدرت ہے کہ سب سے پہلے لبیک کہنے کی توفیق ان کو ملی ہے جو خود غریب ہیں۔ شائد تبھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی و روحی نے فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ مجھے غرباء میں شامل کرے۔ اس تحریک میں چندہ غلہ کی صورت میں لیا جائیگا۔ یعنی گو بھیجنے والا روپیہ ارسال کرے مگر اس کا وعدہ غلہ کی صورت میں ہونا چاہیئے۔ اس کے روپیہ سے وعدہ کے مطابق غلہ خرید دیا جائیگا۔ لمبا وعدہ کوئی صاحب نہ کریں۔ جو ایک مہینہ کے اندر غلہ دے سکیں وہی وعدہ کریں۔

خاکسار:- مرزا محمود احمد (۲۲ مئی)

وقار عمل میں شرکت کیلئے ہم اپنے دُوسرے کاموں کا حرج بھی کر لیں گے

(مہتمم وقار عمل)

مولوی محمد علی صاحب سے چند مطالبات (۶)

کیا نبوت و محدثیت میں خربوزہ و کدّو کی نسبت ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی نبوت کے بارہ میں صریح انکشاف دعوائے مسیح موعود سے کچھ عرصہ بعد ہوا اور اس سے پہلے وُہ اپنی نبوت کو جزوی نبوت یا بالفاظ دیگر محدثیت قرار دیتے رہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ "اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وُہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالے کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۹، ۱۵۰)

اس تبدیلیٔ عقیدہ کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تعریف نبوت میں بھی تبدیلی فرمائی جس کا ثبوت میں اپنے مضمون کی گزشتہ قسط میں پیش کرچکا ہوں۔ غیر مبایعین باوجود ایسی صریح تحریروں کی موجودگی کے ایسی تبدیلی اور ایسے انکشاف تام سے منکر ہیں۔ ہمارے اس عقیدہ کے پیش نظر خان بہادر میاں محمد صادق صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے غیر مبایعین کے رنگ میں یہ سوال کیا۔ کہ اگر تعریف نبوت میں تبدیلی مانی جائے۔ تو کیا اس سے یہ لازم نہیں آئے گا۔ کہ بیعت کنندگان کا ایمان بتدریج مکمل ہوا۔

اس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:-

"انکشاف تام میں تدریج سے کوئی حرج نہیں۔ ایک شخص خربوزہ کو چکھتا ہے۔ اور دیکھتا ہے۔ اور اس کے خواص اور ذائقہ سے آگاہ ہے۔ تو اگر اس کا نام اسے کچھ عرصہ بعد بھی معلوم ہو۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔"

نیز فرمایا۔

"قرآن مجید خدا کا کلام ہے۔ تفہیم آیات مومنوں کو تدریجاً ہوئی۔ اور اب بھی فہم قرآن تدریجاً ہوتا ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔"

مولوی محمد علی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مندرجہ بالا پہلے قول کو پیش کرکے عجیب طرح کی مضحکہ خیز باتیں لکھی ہیں۔ جن سے ظاہر ہے۔ کہ انہوں نے نہ تو ہمارے عقائد کو سمجھا ہے۔ نہ ہی ان مضحکہ خیز امور کے لکھتے وقت انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تحریرات کو مدنظر رکھا۔ جنہیں وُہ خود اپنی کتاب "النبوۃ فی الاسلام" میں بھی پیش کرچکے ہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"کیا فرماتے ہیں اس بارہ میں خلیفہ قادیان کہ ایک شخص خربوزے فروخت کر رہا ہے۔ اور جو خریدار اس کے پاس آتا ہے اسے کہتا ہے۔ کہ میں کدو فروخت کر رہا ہوں۔ لوگ آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ یہ تو خربوزے ہیں۔ کدو نہیں۔ وُہ کہتا ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ یہ کدو ہیں۔ خربوزے فروخت کرنا تو ایک لعنتی کا کام ہے۔" (پیغام صلح ۲۸ اپریل ۱۹۴۲ء)

اب دیکھئے۔ سوال تو یہ تھا۔ کہ مومنوں کے ایمان کو تدریجی ماننا پڑے گا۔ جس کے جواب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مثال دے کر سمجھایا۔ کہ جب مومنین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ برکات نبوت سے پورا فائدہ اٹھاتے رہے۔ تو اگر انکشاف تام سے پہلے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مقام کا نام معلوم نہ ہو جس مقام سے وہ ویسا ہی فائدہ اٹھاتے رہے۔ جیسے ایک شخص اس مقام کے نام سے واقف ہو کر اس مقام پر ایمان لاکر فائدہ اٹھا سکتا تھا۔ تو اس میں ان مومنین کا کوئی حرج نہیں۔ جیسے ایک شخص جو خربوزہ کھائے اور اس کے ذائقہ اور خواص سے واقف ہو اگر اس کا نام نہ جانتا ہو۔ تو اس سے پورا فائدہ اٹھانے میں اس کے نام کا نہ جاننا ہرگز حارج نہیں ہوسکتا۔ اب یہ بات تو تھی بالکل صاف۔ مگر مولوی صاحب اسے یُوں لے اڑے کہ ایک شخص خربوزے بیچتا ہے۔ اور ان کا نام کدّو رکھتا ہے۔ گویا مولوی صاحب کے نزدیک نبوت اور محدثیت میں وُہ نسبت ہے جو خربوزے اور کدو میں ہوتی ہے۔ مگر یہ جناب مولوی صاحب کی سراسر بناوٹ ہے۔ اور انہوں نے ہمارے عقیدہ کو دانستہ ازراہِ عداوت مضحکہ انگیز صورت میں پیش کیا ہے حالانکہ نبوت اور محدثیت میں جو نسبت اور مشابہت ہے۔ اس کے لئے خربوزے کے بالمقابل کدّو کی مثال پیش ہی نہیں کی جاسکتی۔ مگر چونکہ مولوی صاحب چونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے قول میں ایک بات کو سمجھانے کے لئے خربوزے کی مثال جو دیکھی۔ تو بالمقابل کدّو کی مثال لے بیٹھے۔ گویا نبوت اور محدثیت میں از خود خربوزے اور کدو کی نسبت اور مشابہت قرار دے کر بزعم خود ہمارے عقائد کا مضحکہ اڑانا شروع کردیا۔ حالانکہ درحقیقت ان کے اس تمسخر و مضحکہ کی بنیاد خود ان کی ایک اپنی ہی دماغی اختراع ہے۔ نہ یہ کہ ہمارا کوئی عقیدہ ایسا ہے جس کی مولوی صاحب کے پیش کردہ رنگ میں تضحیک کی جاسکتی ہے۔

خربوزہ اور کدو دو ایسی اشیاء ہیں۔ جن میں بلحاظ شکل۔ بلحاظ ذائقہ۔ اور خواص کے بعد المشرقین ہے مگر نبوت اور محدثیت کے درمیان تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حمامۃ البشریٰ میں ایسی شدید مشابہت بیان فرمائی ہے۔ کہ آپ فرماتے ہیں۔ محدثیت میں تمام اجزائے نبوت بالقوہ پائے جاتے ہیں۔ اور یہ کہ نبی کو محدث اور محدث کو نبی کہنا جائز ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:

جاز علیٰ هٰذا ان نقول النبی محدث علیٰ وجہ الکمال لانّہ جامع لجمیع کمالات علی الوجہ الاتم الابلغ بالفعل وکذٰلک جاز ان نقول ان المحدث نبیّ بناءً علی استعداد الباطنی اعنی ان المحدث نبی بالقوۃ وکمالات النبوۃ جمیعہا مخفیۃ مضمرۃ فی المحدث (حمامۃ البشریٰ ص ۸۱)

مولوی محمد علی صاحب اس حوالہ کو اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام کے ضمیمہ میں درج کرنے کے بعد اس کا ترجمہ یُوں لکھتے ہیں۔

"اس بات کا کہنا جائز ہے۔ کہ نبی کمال کی وجہ سے محدث ہے۔ کیونکہ وُہ علی الوجہ الاتم تمام کمالات کا بالفعل جامع ہوتا ہے اور اسی طرح جائز ہے۔ کہ ہم کہیں۔ کہ محدث استعداد باطنی کی وجہ سے نبی ہوتا ہے۔ کیونکہ محدث بالقوہ نبی ہوتا ہے۔ اور کمالات نبوت سب کے سب محدثیت میں مخفی اور مضمر ہوتے ہیں۔"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا تحریر اور مولوی محمد علی صاحب کے پیش کردہ ترجمہ کے رُو سے محدث بالقوہ نبی ہوتا ہے۔ اور اس میں کمالات نبوت سب کے سب مخفی اور مضمر ہوتے ہیں۔ نیز نبی کو کمال کا جامع ہونے کی وجہ سے محدث کہنا بھی جائز ہے۔ اور اسی طرح محدث کو استعداد باطنی کی وجہ سے نبی کہنا جائز ہے۔ اب مولوی صاحب بتائیں۔ کیا خربوزے اور کدو میں یہی نسبت ہے۔ کیا کدو میں خربوزے کے تمام کمالات مخفی اور مضمر ہوتے ہیں۔ اور کدو کو ان کے نزدیک خربوزے کا نام دینا اور خربوزے کو کدو کا نام دینا جائز ہے۔ اگر نہیں۔ اور ہرگز نہیں۔ تو اب وُہ خود ہی سوچ لیں۔ کہ انہوں نے خربوزے کے مقابل کدو کی مثال پیش کرکے کس کا مضحکہ اڑایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے قول کا یا اپنی ہی ایک من گھڑت بات کا۔ کاش جناب مولوی صاحب ہمارے مقابل سنجیدگی سے بحث کیا کریں۔ اور ہمارے عقائد کو صحیح رنگ میں پیش کرنے کے بعد ان کے متعلق کچھ کہا کریں۔ ورنہ انہوں نے جو طریق بحث آج کل اختیار کر رکھا ہے۔ وُہ ہرگز ایک محقق انسان کے لئے زیبا نہیں۔ بلکہ یہ طریق تو اعداء اور حساد کا ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ ان کے اس قسم کے اعتراضات کو تحقیق کی نظر سے پڑھنے والے محض اسی نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ کہ جناب مولوی صاحب ان اعتراضات کے ذریعہ صرف اس اندرونی عداوت کا اظہار کر رہے ہیں جو وُہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات سے رکھتے ہیں۔ اور ایسی مضمون نگاری کے ذریعہ وُہ محض اپنے دل کا بخار نکال کر اسے ٹھنڈک پہونچانا چاہتے ہیں۔ مگر مولوی صاحب کو یاد رہے۔ کہ حقیقی ٹھنڈک اس قسم کے سخیف طریق کو استعمال کرنے سے حاصل نہیں ہوسکتی۔ کیا مولوی محمد علی صاحب میرے اس مضمون کو پڑھنے کے بعد بتائیں گے۔ کہ ان کے

فریضہ تبلیغ اور مسلمانوں کی موجودہ حالت

جماعت احمدیہ کی بے مثل تبلیغی تنظیم

اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے۔ اس کے ماننے والوں میں سے ہر ایک کے لئے اسلام کے محاسن کو دوسروں تک پہونچانا اہم ترین فرض ہے۔ اور اسی فرض کی ادائیگی کو قرآن کریم نے جہاد اکبر قرار دیا ہے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام عمر اسی جہاد میں صرف ہوئی۔ آپ کے خلفائے کرام نے آخری دم تک اس فریضہ تبلیغ کو ادا کیا۔ اور ان کے بعد صحابہ کرامؓ جن کی زندگیاں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے خلفاء کے اعمال و احکام کا بہترین نمونہ تھیں میدان تبلیغ میں وہ حیرت انگیز قربانیاں کیں۔ اور اس حکم جہاد کو ایسے بہترین طور پر سرانجام دیا۔ جس کی مثال تاریخ ادیان پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اور جس کے نتیجہ میں اسلام نے نہائت ہی قلیل عرصہ میں وہ ترقی کی۔ جسے دیکھ کر دشمنان اسلام آج تک انگشت بدنداں ہیں۔ لیکن جوں جوں مسلمانوں کے دلوں سے اس اہم فرض کی اہمیت نکلتی گئی۔ اور مسلمان دنیوی ترقیات کے رَو میں بہہ کر اور عیش و عشرت میں پڑ کر دینی احکام کو فراموش کر بیٹھے۔ ان کی ترقی بھی کم ہونے لگی۔ اور آخر جس زرین اصل کی پیروی کے نتیجہ میں مسلمان افلاک شہرت پر ستارے بن کر چمکے تھے۔ اسی اصل کو فراموش کر دینے کے نتیجہ میں ذلت کے انتہائی گڑھے میں گر گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ نے اس زمانے میں جبکہ مسلمان اس فریضہ کو بھول چکے تھے مبعوث فرمایا۔ آپ نے جس عمدگی سے تبلیغ اسلام کے اہم فرض کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی۔ اور خود عملی نمونہ دکھلایا۔ اس کے لئے آپ کی پوری زندگی شاہد ہے۔ آپ نے خدا کے حکم کے تحت اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے جماعت احمدیہ قائم کی۔ اب جماعت احمدیہ آپ کی تعلیم کے ماتحت جس ایثار و قربانی سے تبلیغ اور اسلام کی اشاعت کا کام کر رہی ہے۔ اس کی مثال سوائے قرون اولےٰ کے مسلمانوں کے کہیں نہیں ملتی۔ جماعت احمدیہ کے اس اقدام کو دیکھ کر اگرچہ بعض دوسری انجمنوں کو بھی اس طرف توجہ ہوئی لیکن بوجہ تنظیم نہ ہونے کے اور قربانی و استقلال کا وہ جذبہ جو تبلیغ کے لئے ضروری ہے مفقود ہونے کے اور اکثر لوگوں میں خود غرضی خودستائی اور نمود کی خواہش کی وجہ سے اور سب سے زیادہ خدا کی نصرت شامل حال نہ ہونے کی وجہ سے وہ اہم فرض ادا نہیں کر سکے۔ جو ایک چھوٹی سی جماعت حیرت انگیز طور پر ادا کر رہی ہے۔ یہ صرف ہمارا ہی خیال نہیں بلکہ اس کے وہ لوگ بھی مقر ہیں۔ جن کو جماعت احمدیہ سے وابستگی نہیں۔ اور جن کے عقائد میں ہمارے عقائد سے زمین و آسمان کا فرق ہے۔

اتفاقیہ طور پر مجھے اخبار تنظیم جو کہ پنجاب کی ایک مشہور شخصیت جناب ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو کے زیر صدارت امرتسر سے شائع ہوا کرتا تھا۔ مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۶ء کا پرچہ ملا۔ جس میں دو مضامین جن میں سے ایک کا عنوان ہے "پہلا قدم اصلی اور نمائشی تبلیغ کا فرق" اور دوسرے کا عنوان ہے "ثمرات تنظیم۔ قادیانی احمدیوں کا نظام تبلیغ" شائع ہوئے ہیں۔ ان دونوں مضامین سے جو کہ ایک غیر احمدی کے لکھے ہوئے ہیں۔ ہمارے مندرجہ بالا دونوں دعوؤں یعنی میدان تبلیغ میں مسلمانوں کا جمود اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کے عمدہ نتائج کی تائید ہوتی ہے۔ تبلیغ کی اہمیت اور مسلمانوں میں اس کا فقدان کا اظہار ایڈیٹر صاحب تنظیم ان الفاظ میں کرتے ہیں۔ "تبلیغ اسلام کے لئے روحانی اور مادی دونوں قسم کے ہتھیار ضروری ہیں۔ اس سلسلے کی پہلی کڑی ارشاد الٰہی کے بموجب ایک ایسی تبلیغی امت کا مہیا کرنا ہے۔ جو خدا کا نام پھیلانے کے لئے بہترین اخلاقی اور روحانی فضائل سے آراستہ ہو۔ اس کے افراد میں خلوص للٰہیت بے نفسی۔ بے غرضی۔ مساوات و حریت استقامت و استقلال۔ پامردی۔ خوش اخلاقی ہمدردی۔ وسیع ظرفی۔ اور جذبہ ایثار و قربانی موجود ہو۔ مسلمانوں میں سردست کوئی ایسی جماعت موجود نہیں ہے۔ اس سلسلے میں ندوۃ العلماء یا دیوبند وغیرہ کا نام لیا جا سکتا ہے لیکن یہ درسگاہیں جس قسم کے لوگ پیدا کرتی ہیں انہیں تبلیغ کے میدان میں کوئی خاص مہارت نہیں ہوتی۔ بظاہر کوئی بستی ایسی موجود نہیں جہاں انجمن اشاعت اسلام موجود نہ ہو۔ اس گرم بازاری اور جوش و خروش کے باوجود ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ابھی تک ہمارے مبلغ اور یہ مبلغ آفرین انجمنیں تبلیغ اور اس کی ضروریات کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہیں۔ انتہا کی منزل تو ابھی بہت دور ہے۔ ہم اس راستے میں پہلے قدم کے اٹھنے کے اس وقت قائل ہوں گے جبکہ مسلمانوں نے کوئی ایسا انتظام بنایا۔ جس کا مقصد ایسے اشخاص کا پیدا کرنا ہوگا۔ جن کی عملی زندگی غیر مسلموں کے لئے ایک تبلیغی نمونہ ہو۔ جو علی روحانی۔ جسمانی اور اخلاقی طور پر مبلغ ہوں۔ جب تک ایسے لوگ مہیا نہیں ہوتے۔ نہ تو کسی شخص کو "معروف" کے لئے کہا جا سکتا ہے۔ اور نہ منکرات سے روکا جا سکتا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ ہندوستان میں صرف کاغذ کے پلندے بانٹنے کا اعتبار و اعتماد کیا؟ اثر و رسوخ کیا؟ اور قیام و ثبات کیا؟ اس اشتہار بازی سے دس سال کے بعد کیا شاندار نتائج ظہور میں آئیں گے کیا مسلمانوں میں کوئی محققین کی جماعت پیدا ہو جائے گی۔ کیا ہندی اور سنسکرت کے عالم پیدا ہو جائیں گے؟ کیا مسلمانوں میں یورپ اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کی اہلیت پیدا ہو جائیگی۔ کیا قوم کو روشن خیال علماء اصلاح یافتہ ائمہ مساجد اور ضروریات سے باخبر پیر اور صوفی مل جائیں گے۔"

مسلمانوں کی تبلیغی میدان میں زبوں حالی اور پریشانی کا مختصر ساخاکہ آپ نے مندرجہ بالا سطور میں دیکھ لیا۔ کہ وہ کس طرح اپنی بے بسی اور اسلام کے ایک اہم ترین فریضہ کی عدم ادائیگی کو بری طرح محسوس کر رہے ہیں۔ باوجود اس کے کہ ان کے پاس روپیہ ہے آدمی ہیں۔ اور ہر قسم کے ظاہری سامان مہیا ہیں وہ حیران ہیں کہ تبلیغ کا کیا طریق اختیار کریں۔ جو مؤثر اور کارگر ثابت ہو۔ لیکن ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

کے مصداق وہ جو قدم بھی اٹھاتے ہیں الٹا ہی پڑتا ہے۔ کاش کہ وہ سمجھتے۔ کہ اس کی وجہ سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ خدا نے اپنی مدد کا ہاتھ ان سے کھینچ لیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے اس کے بتلائے ہوئے راستے کو چھوڑ دیا ہے۔ اور خدا کا تائیدی ہاتھ اب جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ جس نے اس کے بھیجے ہوئے امام وقت مسیح موعود کو مان کر اسکے راستے کو اختیار کیا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ باوجود دنیوی سامان مال و دولت جمعیت اور جتھے سے محروم ہونے کے وہ عظیم الشان خدمات بجا لا رہی ہے۔ جس کا انکار دشمن کو بھی نہیں ہو سکتا۔ ہمارے اس دعوے کی تائید اخبار تنظیم کے حسب ذیل مضمون سے ہوتی ہے۔

اس مضمون کو شروع کرتے ہوئے ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"ایک ایسی منظم جماعت جس کے افراد میں ایثار اور استقلال موجود ہو۔ ضرور اپنے مقصد میں کامیاب ہوتی ہے۔ آج سے چند روز پہلے احمدیہ جماعت مذہبی جلسوں میں دل لگی اور مضحکہ و تفریح سے زیادہ اہم نہ تھی۔ لیکن اس وقت وہ ایک عظیم الشان امت ہے۔ اگرچہ اس کے افراد کی تعداد کم ہے لیکن اس کے عمل و ایثار کی مقدار بہت زیادہ ہے جو کام پراگندہ حال مسلمانوں کے کروڑوں افراد نہیں کر سکتے۔ اس پر یہ منظم جماعت بسہولت قادر ہے۔ ہم سلسلہ احمدیہ کے کمزور پہلوؤں سے ناواقف نہیں ہیں۔ لیکن اس کے محاسن پر بھی اب بالکل پردہ نہیں ڈالا جا سکتا مذہبی میدان میں جس قدر مسلمان جماعتیں احمدیوں کے مقابل آئیں۔ ان کے پاس الفاظ۔ منطقی دلائل۔ اور غیر مادی خیالات کے سوا کوئی ہتھیار موجود نہ تھا۔ اور جب سے یہ دنیا بنی ہے یہاں جب کبھی الفاظ اور اعمال کا مقابلہ ہوا ہے۔ میدان ہمیشہ اعمال کے نام پر فتح ہوتے رہے ہیں۔ احمدیہ جماعت کی کامیابی اس کے عقائد کی صداقت کی وجہ سے نہیں (یہاں ایڈیٹر صاحب کو مغالطہ ہوا ہے۔ اگر وہ اسلامی تاریخ کو زیر نظر رکھتے تو یہ الفاظ کبھی نہ لکھتے)

بلکہ اعمال کی صداقت کی وجہ سے ہے۔ اس وقت ہندوستان میں صرف مسیحی نظام تبلیغ کو احمدیہ نظام تبلیغ کے بالمقابل کھڑا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جہانتک ولولہ و جوش اور ایثار و فدویت اور اطاعت و تنظیم کا تعلق ہے۔ ہندوستانی عیسائیوں کی جماعت احمدیہ جماعت کی گرد کو بھی نہیں پہونچ سکتی۔ قادیانی جماعت کا نظام ایک مضبوط سے مضبوط گورنمنٹ نظام کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اس کے ہر ایک شعبے میں اس قدر باقاعدگی۔ ضابطہ داری اور اصول پرستی موجود ہے جس قدر کسی منظم گورنمنٹ کے مختلف محکموں میں ہوا کرتی ہے۔ ہم اس جماعت کی تنظیمی حیثیت کے متعلق چند تازہ ترین واقعات پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ہمارے احناف اور اہلحدیث اور شیعہ بزرگ سبق حاصل کریں۔"

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مختلف شعبہ جات کا علیحدہ علیحدہ ذکر کرتے ہوئے شفاخانہ نور کے متعلق لکھا ہے۔ "اس وقت ہندوستان میں ہزاروں مشن ہسپتال موجود ہیں۔ جہاں ہر سال لاکھوں ہندو۔ مسلمانوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔ اور اس مفت علاج کے راستے سے عیسائیت کے لئے کروڑوں غیر متعصب سادہ لوح حاجتمند اور مصیبت زدہ انسانوں کی ہمدردی حاصل کی جاتی ہے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ کسی مسلمان تبلیغی انجمن نے بھی تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے علاقہ ارتداد میں کوئی قابل ذکر ہسپتال قائم کیا ہے۔ جو ہر قسم کے جدید آلات و سامان سے آراستہ ہو اور جہاں دوستوں اور دشمنوں سے یکساں ہمدردی کی جاتی ہو۔ اس قسم کے ہسپتال کا نمونہ قادیان میں موجود ہے۔ ...... کیا ہماری بڑی بڑی تبلیغی انجمنوں کے لئے اس واقعہ میں کوئی درس عبرت موجود نہیں"؟

لجنہ اماء اللہ کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے "مسیحی نظام تبلیغ میں عورتوں کا درجہ مردوں سے کم نہیں ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ عورتوں کی شمولیت کے بغیر مردوں کا کوئی کام مکمل بھی نہیں ہو سکتا ...... اگر سیاسی کاموں میں آپ عورتوں کی شمولیت کے قائل نہ بھی ہوں۔ تو کم از کم تعمیر و اصلاح کے متعلق تو آپ کو ضرور تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ اس کام کا اگر سو فیصدی نہیں ۹۵ فیصدی حصہ عورتوں کے متعلق ہے ...... لجنہ اماء اللہ قادیان احمدیہ خواتین کی انجمن کا نام ہے۔ اس انجمن کے ماتحت ہر جگہ عورتوں کی اصلاحی مجالس قائم کی گئی ہیں۔ اور اس طرح ہر وہ تحریک جو مردوں کی طرف سے اٹھتی ہے۔ خواتین کی تائید سے کامیاب بنائی جاتی ہے۔ اس انجمن نے تمام احمدیہ خواتین کو سلسلے کے مقاصد کے ساتھ عملی طور پر وابستہ کر دیا ہے ...... لجنہ اماء اللہ کی جس قدر کارگذاریاں اخبارات میں چھپ رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدیوں کی آئندہ نسلیں موجودہ کی نسبت مضبوط اور پرجوش ہوں گی۔ اور احمدیہ عورتیں اس چمن کو ہمیشہ تازہ دم رکھیں گی۔ جس کا مرور زمانہ کے باعث اپنی قدرتی شادابی اور سرسبزی سے محروم ہونا لازمی تھا۔ کیا غیر احمدی مسلمانوں نے بھی اپنی خواتین کو تنظیم کے لئے کوئی ایسا قدم اٹھایا"؟

نظارت بہشتی مقبرہ کے تذکرہ میں لکھا ہے:۔ "مذہبی طور پر مقبرہ بہشتی کی تحریک کو اوہام پرستی سے زیادہ اہمیت حاصل نہیں۔ لیکن جب ہم سرمایہ کے اعتبار سے اس تحریک پر نظر کرتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس تحریک کے پردے میں سونے اور چاندی کے دریا بہ رہے ہیں ...... یہ تحریک روز بروز اہمیت اور وسعت حاصل کر رہی ہے۔ اگر آئندہ چند سال میں پچاس ہزار یا ایک لاکھ آدمیوں نے اپنی جائیداد یا آمدنی کے آٹھویں یا دسویں حصے صدر انجمن احمدیہ کے نام وصیت کر دئیے۔ تو اس کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کی آمدنی کئی لاکھ روپیہ ماہوار تک پہنچ جائے گی۔ اس قدر وسیع اور عظیم جائیداد کا سنبھالنا اگرچہ ایک نہایت ہی مشکل کام ہے۔ لیکن ناممکن نہیں ہے۔ نظام کی پختگی اور قواعد کی پابندی کے باعث انگریز سلطنت کا انتظام کر رہے ہیں۔ اس وقت جس طریق پر احمدیہ جماعت اپنی تحریک کو آگے بڑھا رہی ہے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اس جائیداد کے تسلط و تصرف اور انتظام پر بھی قادر ہوگی"۔

سالانہ جلسے کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے "مختلف تحریکات کی عظمت ان کے سالانہ اجتماعات پر منحصر ہے۔ قادیان کے سالانہ جلسہ کی عظمت و اہمیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ اس سال (سنہ ۱۹۲۸ء) کے جلسہ کی مہمانداری۔ پنڈال۔ فرش و فروش وغیرہ پر کم و بیش بیس ہزار روپیہ خرچ آئے گا"۔

"مسجد فضل" لنڈن کے متعلق الفاظ بھی قابل غور ہیں" احمدیہ جماعت کے استعداد عمل اور قوت و قابلیت کا اصل اندازہ مسجد فضل لنڈن کی تعمیر و تکمیل سے لگایا جا سکتا ہے۔ سرزمین انگلستان میں یہ پہلی مسجد ہے۔ جو مسلمانوں کے روپے سے پایۂ تکمیل تک پہونچی ہے۔ تعمیر مسجد کی تحریک ۶ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء میں امیر جماعت احمدیہ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ) نے کی۔ اس سے زیادہ مستعدی۔ اس سے زیادہ ایثار۔ اور اس سے زیادہ "سمع و طاعت" کا اسوۂ حسنہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ دس جون تک ساڑھے اکہتر ہزار روپیہ نقد اس کار خیر کے لئے جمع ہو گیا تھا۔ کیا یہ واقع۔ یہ نظم و ضبط امت اور ایثار و فدویت امر کی حیرت انگیز مثال نہیں"؟

اگر ایڈیٹر صاحب کو یہ معلوم ہوتا۔ کہ مسجد فضل لنڈن صرف احمدیہ خواتین کے چندے سے تعمیر کی گئی تھی تو ان کو اس بے نظیر قربانی۔ اور جماعت احمدیہ کے تبلیغی جوش کا کسی قدر مزید تجربہ ہو جاتا۔

آخر میں مسلمانوں کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے لکھا ہے۔ "یہ صرف چند اشارے ہیں جماعت احمدیہ اس وقت جو کچھ کر رہی ہے۔ یا آئندہ کرے گی۔ ہر ایک منظم جماعت وہی کچھ بلکہ اس سے زیادہ کر کے دکھلا سکتی ہے۔ مسلمانوں نے قرون اولیٰ میں جس قدر کارنامے سر انجام دئیے۔ ان کی پشت پر تنظیم و جماعت ہی کی الٰہی قوت کارفرما تھی۔ عظمت و وقار کا حقیقی راز "ید اللہ فوق الجماعۃ" کے فرمان نبوی میں مضمر تھا۔ افسوس کہ آج "حق پرست" مسلمان اس درس عظیم کو فراموش کر رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ مسلمان احمدیہ جماعت کی مثال سے عبرت اندوز ہوں۔ ہر جگہ تنظیم کمیٹیاں بنائیں۔ اور انہیں مرکز کے ساتھ وابستہ کر کے جماعتی قوت پیدا کریں"۔

یہ وہ حقیقت ہے جس کا اظہار "تنظیم" نے کیا ہے۔ اگرچہ ان کا فراخدلانہ تبصرہ جماعت احمدیہ کی آج سے چودہ سال پیشتر کی حالت کے متعلق ہے۔ اور اس چودہ سال کے عرصہ میں جو حیرت انگیز ترقی جماعت احمدیہ نے کی ہے وہ ایک محقق کو حیران کر دینے کے لئے بہت کافی ہے۔ پھر بھی اس ناتمام بیان سے متلاشیان صداقت کافی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

آخر میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ باوجود اس قسم کی پے بہ پے اپیلوں کے جو اکثر مسلمان لیڈروں کی طرف سے مسلمانوں کو اپنے فرائض سمجھنے کے لئے کی جاتی ہیں۔ ان کا اثر مسلمانوں پر کیوں نہیں ہوتا۔ کیوں ٹس سے مس نہیں ہوتے اور کیوں باوجود بہترین مثالیں سامنے ہونے کے بجائے بیدار ہونے کے الٹا اونگھتے ہیں۔ اس کا جواب انشاء اللہ آئندہ مضمون میں دیا جائے گا۔ (باقی)

خاکسار خواجہ عبدالحمید ضیاء آف ڈیرہ دون

ضروری التماس

الفضل مؤرخہ ۱۴-۱۷ مئی میں الفضل کے ان خریدار اصحاب کی فہرست شائع ہوئی ہے جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا ۳۰ جون تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنا نام ملاحظہ فرما کر سال کا چندہ یکم جون سنہ ۱۹۴۲ء تک بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں یا وی۔ پی روکنے کی اطلاع بھیج دیں۔ جن احباب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوا۔ یا وی۔ پی روکنے کی اطلاع نہ ملی۔ ان کی خدمت میں یکم جون کو وی پی ارسال کر دئیے جائیں گے۔

"مینیجر"

مجلس خدام الاحمدیہ کا عمارت فنڈ

تمام بیرونی مجالس کو اس امر کی اطلاع ہے۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اپنی بڑھتی ہوئی مرکزی ضروریات کے پیش نظر ایک عمارت تعمیر کرنا چاہتی ہے۔ اس کے لئے فراہمی چندہ کی غرض سے تمام مجالس کو متعدد بار کئی ایک طریق پر تحریک کی جا چکی ہے۔ کہ وہ مجلس مرکزیہ سے پورا پورا تعاون کرتے ہوئے اپنے اس نیک ارادہ کی تکمیل کے لئے جلد تر زیادہ سے زیادہ چندہ فراہم کرکے مرکز میں ارسال فرمائیں جس کے نتیجہ میں بعض مجالس نے عمارت فنڈ کی فراہمی کے لئے غیر معمولی مستعدی کا عملی اظہار فرمایا۔ اور توقع سے بڑھ کر رقوم فراہم کرکے مرکز میں ارسال فرمائی ہیں۔ مرکز اُن کی ان مساعی اور تعاون کا ممنون ہے فجزاھم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔ مگر افسوس کہ بعض مجالس نے اس متوقع جوش اور شوق کے ساتھ فراہمی چندہ کے لئے کوشش نہیں فرمائی۔ ایسی مجالس کو اپنی اس کوتاہی کے احساس کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ مستقبل قریب میں ہی تلافی گذشتہ فرماتے ہوئے مرکز کی اس شکایت کو جلد تر دُور کرنے کی سعی کریں گی انشاءاللہ

گو اس مجوزہ عمارت کے لئے تمام تر اخراجات صرف خدام کو ہی برداشت کرنے چاہئیں۔ مگر چونکہ نوجوانان سلسلہ کی یہ تنظیم سلسلہ عالیہ کے اندر سلسلۂ حقہ کی ترقی اور اس کے استحکام و دوام کی غرض سے ہی ہے۔ اس لئے ایسی تنظیم کے استحکام کے لئے مجوزہ عمارت کی تعمیر کے لئے مجلس ہذا سے تعاون ہر مخلص بہی خواہ سلسلہ کے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ تمام قائدین و زعماء کرام کو چاہیئے کہ نہ صرف اراکین مجلس بلکہ مقامی جماعتوں کے غیر اراکین مخلصین سے بھی عطیہ جات حاصل کرنے کے لئے خاص طور پر کوشش فرمائیں۔ تاکہ وہ بھی سلسلہ کی اس مفید اور بابرکت خدمت میں شامل ہو سکیں اور کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ ہماری کوتاہی اور صحیح طور پر تحریک نہ کرنے کی صورت میں اس کارِ خیر اور خدمت عظیم میں شرکت سے محروم رہ جائیں۔ قائدین و زعماء کرام کو اس امر کا اہتمام نہایت ضروری ہے۔ اور اس کے علاوہ فراہمی چندہ کے لئے حسب ذیل امور کو خاص طور پر ملحوظ رکھیں۔

۱۔ گو ہر رکن مجلس کیلئے ماہانہ چندہ لازمی نہیں مگر اس کے برخلاف عمارت فنڈ میں شمولیت ہر خادم کے لئے ضروری ہے۔ سوائے اشد ترین مجبوری و معذوری کے۔

۲۔ خدام اور غیر خدام مخلصین سے چندہ کے وعدے حاصل کرنے کے بعد یکمشت ادائیگی کیلئے کوشش کی جائے۔ اور اس صورت میں کہ اُن کے وعدوں کی یکمشت ادائیگی مشکل ہو بالاقساط ادائیگی کا باقاعدگی کے ساتھ اہتمام کیا جائے

۳۔ خدام اور غیر خدام کے وعدہ جات کی مکمل فہرستیں مرکز میں ارسال کی جائیں۔ تاکہ کل وعدوں کا اندازہ کیا جاسکے

۴۔ جسقدر چندہ فراہم کیا جائے ساتھ ساتھ مرکز میں ارسال کیا جائے۔

۵۔ جیسا کہ گذشتہ اعلان سے مجالس کو اس امر کی اطلاع ہو چکی ہوگی کہ مجلس مرکزیہ نے عمارت مجوزہ کے لئے ایک قطعۂ زمین خرید کیا ہے اور اب ارادہ ہے کہ عمارت کا کام بھی جسقدر حالات اجازت دیں شروع کر دیا جائے۔ اسلئے کوشش کی جائے کہ چندہ زیادہ سے زیادہ نقد وصول کیا جائے۔

تمام مجالس۔ خدام اور زعماء و قائدین کرام کو اپنی اس اہم اور عظیم الشان ذمہ داری کا صحیح احساس تو ہوگا۔ مگر اب اس ذمہ داری کو قلیل ترین وقت میں ادا کرنا نہایت ضروری ہے اس لئے تمام ماتحت مجالس سے امید کی جاتی ہے کہ وہ مرکز سے صحیح تعاون فرماتے ہوئے بغیر کسی مزید التواء کے اپنے اس مبارک ارادہ کو پورا کرنے کے لئے زائد المقدور سعی فرمادیں گے۔ اور اب کسی مزید یاد دہانی اور تحریک کی ضرورت باقی نہ ہوگی انشاءاللہ تعالےٰ۔ وما توفیقنا الا باللہ

مالک عطاء الرحمٰن مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

یوم تبلیغ کے موقعہ پر فریضۂ تبلیغ و اشاعت کی اہمیت

سلسلہ احمدیہ کے لئے تبلیغ و اشاعت سب سے بڑھ کر مقدس فریضہ ہے۔ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس جماعت کو اسلئے قائم کیا ہے۔ کہ وہ چار دانگ عالم میں تبلیغ و اشاعت کرے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس فریضہ کو ایک دن پوری تنظیم کیساتھ یکجائی طور پر ادا کرنے کیلئے ایام تبلیغ مقرر فرمائے ہیں۔ جن کے اثرات اور نیک نتائج سے اب اپنے بھی اور پرائے بھی واقف ہو چکے ہیں۔ یہ یوم تبلیغ جو کہ مورخہ ۲۴ ہجرت بروز اتوار منایا جا رہا ہے۔ غیر مسلم اصحاب کیلئے ہے۔ یہ ضروری ہے۔ کہ جہاں اس روز ہر احمدی فرد منظم طور پر پورے اخلاص اور جوش کے ساتھ تبلیغ و اشاعت میں مشغول ہو۔ اس کے ساتھ ہی انکا اخلاق اور برتاؤ بھی اتنے ہی بلند معیار پر ظاہر ہو۔ کیونکہ تبلیغ و اشاعت کی غرض کوئی مکابرہ یا مجادلہ نہیں ہوتا۔ بلکہ ہم نے بندگانِ خدا کو جو کہ ہمارے بھائی ہیں خدا تعالےٰ کی طرف سے آیا ہوا پیغام پہنچانا ہے۔ اور راستہ سے بھٹک جانے والوں کو صراط مستقیم پر ڈالنا ہے۔ خصوصیت سے جبکہ خدا تعالیٰ کے عذاب نے اہل دنیا کے دل ہلا دیئے ہیں۔ انکو اس پریشانی اور ورطۂ ہلاکت سے بچانے کیلئے جتنی بھی ہمدردی اور رحیمانہ طور سے ان کے ساتھ سلوک کریں۔ اتنا ہی بہتر ہے۔ دوسرے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وقت اور لٹریچر کا بہترین استعمال کیا جائے۔ جن لوگوں کو آپ متوجہ پائیں۔ یا جن کو متوجہ کر سکیں ان میں تبلیغ کی جائے اور لٹریچر تقسیم کیا جائے۔ اور پھر اور لوگوں کو انتخاب کر لیا جائے۔

اسی ہزار کے قریب ٹریکٹ و رسالہ جات تقسیم کرنے کیلئے مرکز سے بھجوائے جا رہے ہیں۔ خصوصیت سے جو علاقے زیادہ خطرے میں ہیں یعنی جنوبی ہند۔ لنکا بنگال وغیرہ وہاں زیادہ ٹریکٹ بھجوائے گئے ہیں۔

چونکہ کاغذ کی گرانی اور دوسری دقتوں کی وجہ سے اتنی تعداد میں ٹریکٹ نہیں چھپ سکتے جتنی کہ کم سے کم ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے احباب بڑی احتیاط سے اشتہارات تقسیم کریں۔ جن جماعتوں میں ابھی تک سیکرٹری نشر و اشاعت منتخب نہیں ہوئے یا ان کی طرف سے چندہ نشر و اشاعت وصول نہیں ہوا۔ ان کو لٹریچر نہیں بھجوایا جا سکا۔ اگر سب جماعتیں نشر و اشاعت ایسے قلیل چندہ کی طرف توجہ کریں اور باقاعدہ ماہوار چندہ بھجواتی رہیں۔ تو تبلیغ بذریعہ اشاعت ایسے مقدس فریضہ کو ادا کرنے کے لئے ماہوار تبلیغی اشتہارات بھجوائے جاسکتے ہیں اور اس تھوڑی سی قربانی سے لکھو کھہا روحانی پیاسوں تک یہ آسمانی پانی پہنچ سکتا ہے۔ ذیل میں تبلیغی اشتہارات تقسیم کرنے کے لئے ہدایات فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ شائع کی جاتی ہیں۔ احباب ان کے مطابق عمل کریں۔ جس کا کہ رپورٹ میں بھی ذکر کرنا ضروری ہے۔

ہدایات

۱۔ اشتہار یونہی بے تحاشا تقسیم نہ کیا جائے بلکہ اس طرح تقسیم کیا جائے۔ کہ (الف) جسقدر اشتہارات طلب ہوں۔ اُن میں سے ۲۰ فیصدی اگر ان کا مقام ریلوے سٹیشن ہے تو ضرور ریلوے کے مسافروں میں تقسیم کریں۔ تاکہ دور دراز کے علاقوں تک اشتہار پہنچ جائے (ب) پانچ فیصدی ضرور ہر وہ شخص جو اشتہار بانٹنے کو لے اپنے رشتہ داروں کو دے (ج) پانچ فیصدی اپنے دوستوں کو دے (د) بقیہ اشتہار مناسب طور پر شہر میں تقسیم کر دے۔

(۲) پوسٹر عموماً مساجد کے دروازوں مندروں۔ گوردواروں۔ سراؤں وغیرہ کے دروازوں پر اور اگر لوگ وہاں اجازت نہ دیں۔ تو اُن کے قریب کسی جگہ پر اس طرح لگائے جائیں کہ لوگ اچھی طرح پڑھ سکیں

۳۔ جسقدر اشتہار کوئی جماعت طلب کرے۔ اس کی تعداد کے دس فیصدی کے برابر لوگوں کے ناموں اور پتوں سے دفتر میں اطلاع دیں اور یہ وہ لوگ ہونے چاہئیں۔ جو احمدیوں کے رشتہ دار ہوں۔ یا دوست ہوں۔

باقاعدہ چندہ ادا کرنے والے اصحاب

جو اصحاب الفضل کا چندہ بروقت اور باقاعدہ ادا فرمانے کے عادی ہیں۔ وی۔ پی کی فہرست میں ان کے نام صرف اطلاع کی غرض سے شائع کئے جاتے ہیں۔ تا انکو یہ معلوم ہو سکے۔ کہ ان کا چندہ کس تاریخ تک ختم ہوتا ہے۔ لہذا ایسے احباب کو ہر بار وی۔ پی روکنے کے متعلق اطلاع دینے کی ضرورت نہیں۔ لیکن جو دوست ایک دفعہ یہ نوٹ کرا کر کہ انہیں کبھی وی۔ پی ارسال نہ کیا جائے۔ چندہ کی ادائیگی سے غافل ہو جاتے ہیں۔ اور کئی کئی ماہ خاموش رہتے ہیں۔ اُن پر یہ قاعدہ اطلاق نہیں پاتا۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ یا تو اعلان کردہ تاریخ سے قبل ادائیگی کریں یا پھر وی۔ پی وصول کرنے کیلئے تیار رہیں۔ "مینیجر"

اور جنہیں ہر اشتہار باقاعدہ پہنچانا ہو۔ تاکہ اندازہ لگایا جا سکے۔ کہ متواتر اشتہار پڑھنے والوں پر اشتہاروں کا کیا اثر ہوا ہے۔

۴۔ جماعتوں سے اُمید کی جاتی ہے۔ کہ اشتہارات کے اثر کے متعلق وقتاً فوقتاً اطلاع دیتی رہیں اور بتائیں کہ ان اشتہارات کی تقسیم سے کس قسم کے خیالات لوگوں میں پیدا ہوتے ہیں تاکہ آئیندہ اشتہارات میں ان خیالات کا بھی لحاظ رکھا جائے۔

مہتمم نشر و اشاعت

تعداد پوری ہو چکی ہے

قبل ازیں الفضل کے خطبہ نمبر کے ایک سو پرچے نادار احمدی اصحاب یا طالب حق غیر احمدی دوستوں کے نام ڈیڑھ روپیہ فی پرچہ کے حساب سے جاری کرنے کے متعلق جو اعلان کیا گیا تھا۔ یہ تعداد پوری ہو چکی ہے۔ اس لئے آئندہ جو دوست خطبہ نمبر جاری کرانا چاہیں۔ وہ اڑہائی روپیہ سالانہ کے حساب سے رقم ارسال فرما دیں۔

"مینیجر"

ہماری دشواریاں
اور
بعض احباب کا سلوک

حکومت ہند نے درآمد کی دقتوں میں مزید اضافہ ہو جانے کے باعث اخباری کاغذ کے استعمال میں اور زیادہ کفائت کرنے کے متعلق ایک نیا حکم جاری کیا ہے۔ لیکن طرہ یہ ہے۔ کہ کاغذ کی جس قلیل مقدار کے استعمال کی اجازت ہے، وہ بھی بآسانی دستیاب نہیں ہوتا۔ آپ [illegible] ہماری مشکلات کا اندازہ فرما سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں کیا کوئی دوست یہ پسند کریگا۔ کہ اپنے طرز عمل سے ہماری پریشانیوں میں اضافہ کرنے کا موجب بنے۔ لیکن ہمیں افسوس ہے۔ کہ بعض خریداروں کا رویہ واضح طور پر پریشان کن ہے۔ وہ ہمارے متواتر اعلانات کے باوجود وی۔ پی واپس کر دیتے ہیں بعض ادائیگی چندہ میں غفلت سے کام لیتے ہیں۔ بعض ہماری یاد دہانیوں کے باوجود ادائیگی چندہ میں باقاعدگی اختیار نہیں فرماتے۔ موجودہ صبر آزما مشکلات کے دور میں یہ باتیں قطعی ناقابل برداشت ہیں۔ کیا ہم امید رکھیں۔ کہ احباب اپنے طرز عمل میں اگر کسی اور وجہ سے نہیں تو حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے ہی تبدیلی فرمائیں گے

خاکسار مینیجر "الفضل"

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۱ مئی۔ سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ خارکوف کے محاذ کے شمالی حصہ میں رُوسی فوجیں ابھی تک کچھ پیشقدمی کر رہی ہیں۔ اگرچہ رفتار زیادہ تیز نہیں۔ ماسکو ریڈیو کے بیان کے مطابق کل اس محاذ پر ٹینکوں کی شدید جنگ لڑی گئی۔ نصف سے زیادہ جرمن ٹینک تباہ ہو گئے۔ اور باقیماندہ پیچھے ہٹنے پر مجبور کئے گئے۔ کریمیا کو جانے والی ریلوے لائن کے بیشتر حصہ پر اس وقت روسیوں کا قبضہ ہے۔ جنوبی کریمیا میں لڑنے والی جرمن فوجوں کو ضروری سامان اسی ریلوے کے ذریعہ جاتا تھا۔ خارکوف کے شمال اور جنوب میں روسیوں کا دباؤ بہت زیادہ ہے۔ اور وہ جرمنوں کی آخری ڈیفنس لائن کو بھی توڑ چکے ہیں۔

چنگکنگ ۲۱ مئی۔ چین کے ایک فوجی نمائندہ نے بیان کیا ہے۔ کہ چینی فوجیں ٹینگ مینگ پر حملے کر رہی ہیں یہ شہر برما کی سرحد سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں کی جاپانی فوج عنقریب ختم کر دی جائے گی۔ اس جگہ سے سینکڑوں میل جنوب مشرق میں جاپانی کنگ ٹنگ کاؤم حملے کر رہے ہیں۔ صوبہ چکیانگ کے صدر مقام کینوا کو چار جاپانی فوجیں گھیرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ مگر ابھی اس شہر سے پچاس میل دُور ہیں۔

دہلی ۲۱ مئی۔ کل برطانوی جہازوں نے برما میں کالیوا کے نزدیک دریائے چندوین میں دشمن کے جہازوں پر بمباری کی۔ بعض کشتیوں پر مشین گنوں سے گولیاں چلائی گئیں۔ اکیاب کے نزدیک بھی بمباری کی گئی۔

جوہانسبرگ ۲۱ مئی۔ جنوبی افریقہ میں ہینونی اور بوکسبرگ کے ڈاک خانوں پر بمباری ہوئی۔ جس سے بھاری مالی نقصان ہوا۔

سٹاک ہالم ۲۱ مئی۔ چند روز ہوئے ایک جرمن آبدوز نے میکسیکو کا ایک ٹینکر ڈبو دیا تھا۔ میکسیکو گورنمنٹ نے اسپر پروٹسٹ کرتے ہوئے حرجانہ طلب کیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن گورنمنٹ نے اس نوٹ کا جواب دے دیا ہے۔ برلن کے سرکاری حلقوں کی رائے ہے کہ اس جواب کو پڑھ کر ممکن ہے میکسیکو گورنمنٹ جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دے۔ اگر ایسا ہوا تو اس کا اثر امریکہ کی دُوسری جنوبی ریاستوں پر بھی پڑیگا۔

دہلی ۲۱ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اب برما سے ڈاک کا تمام سلسلہ بند ہو چکا ہے۔ اور مزید احکام تک بند ہی رہے گا۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ روسی مورچہ کی تازہ خبروں سے ظاہر ہے کہ مارشل ٹیموشنکو کی فوجیں خارکوف جانے والے راستوں کو شکنجے میں کس رہی ہیں۔ اس مورچہ پر جرمنوں کے اس قدر ٹینک برباد ہو چکے ہیں کہ وہ اپنی فوجی چالیں بدلنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ تازہ حملہ میں انکے چھ سو ٹینک تباہ ہو گئے ہیں۔ ٹینکوں کی کمی کی وجہ سے جرمنوں نے بہت سے ٹینکوں سے یکلخت حملہ کرنا چھوڑ دیا ہے۔ تاہم دشمن اپنے مورچوں پر سختی سے جما ہوا ہے۔ اور روسی فوجیں آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہیں۔ دس دن کے اندر رُوسی فوجیں کئی مقامات پر قبضہ کر کے خارکوف کے قریب پہنچ رہی ہیں۔ جہاں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ مگر برلن نے اس مورچہ کے متعلق چپ سادھ رکھی ہے۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ سبسٹاپول کی رُوسی فوج بار بار دشمن پر حملہ کر رہی اور کرچ کی فوج کو مدد پہنچا رہی ہے کرچ کے متعلق روسی کوئی زیادہ مایوس نہیں ہیں۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ اتحادی ممالک کی غوطہ خور کشتیوں نے تین جاپانی جہاز ڈبو دئے ہیں۔ جن میں سے ایک سات ہزار ٹن کا کروزر اور دو مال لیجانیوالے جہاز تھے۔ جاپان کے پاس کل ۳۵ کروزر تھے۔ جن میں سے ۱۵ اسوقت تک ڈوب چکے ہیں اور کئی ایک کو نقصان پہنچایا جا چکا ہے۔

واشنگٹن ۲۲ مئی۔ آج ۳۰ مال لیجانے والے جہاز سمندر میں اتارے جا رہے ہیں۔ امریکہ کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں اکٹھے جہاز اتارے گئے۔

واشنگٹن ۲۲ مئی۔ ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ ممالک متحدہ میں مردوں سے کام لینے کا جو خاص پروگرام بنایا گیا تھا۔ اسپر سکیم جون سے عمل شروع ہو جائیگا۔ اس میں آٹھ باتیں ہیں۔

لاہور ۲۲ مئی۔ آج پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک گفتگو کے دوران میں کہا۔ اسوقت ہندوستان میں جو نازک صورت پیدا ہو چکی ہے۔ اسکی وجہ سے فرقہ دارانہ حالات بہت نازک ہو جائینگے۔ اس مشکل کا حل کرنا ضروری ہے۔ میرے نزدیک فرقہ وارانہ گتھی اسیطرح سلجھائی جا سکتی ہے کہ اوّل پارٹیاں آپس میں سمجھوتہ کریں۔ دوئم یہ کہ کوئی انٹرنیشنل کمیشن ثالث بنکر فیصلہ کرے۔ آخر میں آپنے کہا۔ اگر اس ملک میں قومی حکومت ہوتی تو لوگ چھاپے مار کر اور دوسرے طریقوں سے ملک کی حفاظت کرتے۔ مگر اسوقت حکومت کو کسی رنگ میں پریشان کرنا دشمن کو دعوت دینا ہے۔

لاہور ۲۲ مئی۔ آج یہاں زیادہ سے زیادہ درجۂ حرارت ۱۱۲ تھا۔

لنڈن ۲۱ مئی۔ روسی محاذ کے متعلق تقریر کرتے ہوئے مارشل گورنگ نے کہا کہ موسم سرما میں روس کے محاذ پر جرمن فوجوں کیلئے قیامت بپا ہو گئی تھی۔ اور روسی چاروں طرف سے حملے کر رہے تھے انہوں نے ریلوے لائنوں کو اڑا دیا۔ سڑکیں تباہ کر دیں روسی سنگینیں ہماری شاہرگ پر پہنچ چکی تھیں۔ مگر ہم بچ نکلے۔ اب ہمارا نیا حملہ شروع ہو چکا ہے اور ہم روسی کمیونسٹوں کو ختم کر کے ہی دم لیں گے۔

واشنگٹن ۲۱ مئی۔ امریکہ کے سابق صدر مسٹر ہوور نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ اگر اہل امریکہ اس جنگ میں فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو چاہیئے۔ کہ مسٹر روزویلٹ کو وہی اختیار دیدیں جو ڈکٹیٹروں کو انکے ملکوں میں حاصل ہیں۔ اور پھر وہ جو کچھ کہیں۔ اسپر بلا چون وچرا عمل کریں۔

کلکتہ ۲۱ مئی۔ مسٹر سرکار نے ہندوستان کی مالیات پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ۴۳-۱۹۴۲ء میں یہاں جنگ پر دو ارب ۶۵ کروڑ روپیہ خرچ کریگا۔ اور برطانیہ اسے جنگی ضروریات کیلئے چھ ارب ۶۵ کروڑ روپیہ دیگا اسکے علاوہ ۶۵ کروڑ روپیہ کا سامان جنگ بھی مفت دیگا۔

چنگکنگ ۲۱ مئی۔ ایک چینی فوجی ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ بعض مصالح کی بناء پر چینی فوجوں کو برما کی سرحد سے ہٹا لیا گیا ہے۔ اور اب وہ بہت جلد جاپانیوں پر جوابی حملہ شروع کرینگی۔

لنڈن ۲۱ مئی۔ میجر اٹیلی نائب وزیر اعظم نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ ہندوستان کو آج کل وہی حالات درپیش ہیں۔ جو ڈنکرک کی شکست کے بعد انگلستان کو درپیش تھے۔ برطانیہ اس نازک دور میں ہندوستان کی پوری پوری مدد کریگا اور بڑی سے بڑی قربانی دیکر بھی اسے جاپانی حملہ آوروں سے بچائیگا۔ رُوس پر جرمن دباؤ کم کرنے کیلئے اتحادی عنقریب ایک جارحانہ اقدام کرنیوالے ہیں۔ لیکن میں ابھی اسکی تفاصیل بیان نہیں کر سکتا۔

لنڈن ۲۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانی ہند چینی میں سے ایک لاکھ رنگروٹ مختلف جنگی خدمات کے لئے بھرتی کر رہے ہیں۔

دہلی ۲۱ مئی۔ حکومت ہند نے چین کو کونین کی پچاس لاکھ ٹکیاں بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس میں سے نصف بھیجی جا چکی ہیں اور باقی عنقریب بھیجی جا رہی ہیں۔

چنگکنگ ۲۱ مئی۔ چینی گورنمنٹ نے ملک کے ہوٹلوں میں شراب کا استعمال ممنوع قرار دیدیا ہے نیز شراب سازی میں اناج کے استعمال کی ممانعت کر دی ہے۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ روسی فوجیں خارکوف میں جرمنوں کے بڑے مورچے توڑ کر آگے نکل گئی ہیں۔ اور اب قلعہ بند چوکیوں کے سامنے ڈٹی ہوئی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ روسیوں نے خارکوف پر جو حملہ شروع کر رکھا ہے۔ اس کا مقصد سارے یوکرین پر قبضہ کرنا ہے۔

دہلی ۲۲ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اناج کے بیوپاریوں کو لائسنس لینا ہوگا۔ جو مفت دیا جائیگا۔ صوبوں کی حکومتیں اعلان کرینگی کہ اس قانون پر کب سے عمل شروع کیا جائے گا۔

لاہور ۲۲ مئی۔ آج گورنر پنجاب نے تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ پنجاب جس طرح بھرتی کے کاموں میں بڑھا ہوا ہے۔ اسی طرح ہوائی حملوں کی حفاظت کے کام میں بھی بڑھ جائے گا۔

لزبن ۲۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک بلغاری فوجی ڈویژن کا پانچواں حصہ فوجی عدالت کے حکم سے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ روسیوں کے حق میں پروپیگنڈا کرتے تھے۔ اور فوجی اہمیت کے ٹھکانوں کو اس لئے تباہ کر رہے تھے کہ تا جرمن ان سے فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ ان لوگوں نے کئی پُل تباہ کر دئے ریل کی پٹڑیاں اکھیڑ دیں۔ اور تار کاٹ ڈالے۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ دارالعوام میں اعلان کیا گیا کہ ... اسوقت برطانیہ میں دو کروڑ ۲۴ لاکھ مرد اور عورتیں جنگی کاروبار سے متعلق کاموں میں مصروف ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی